خواتین کے لیے صاف ستھرا تفریحی ادب
ماہنامہ
آنچل
کراچی
aanchalpk.com

ماہنامہ آنچل کراچی

بانی مدیرہ	زیب النساء
مدیر اعلیٰ	مشتاق احمد قریشی
مدیرہ	قیصر آراء
نائب مدیرہ	سعیدہ نثار
گروپ ایڈیٹر	طاہر احمد قریشی
مدیر معاون	جویریہ احمد روبین احمد

جلد نمبر 41
شمارہ نمبر 04
جولائی 2019

اشتہارات اور دیگر معلومات
0300-8264242

رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
رکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز
رکن چیمبر آف کامرس

aanchalpk.com

aanchalnovel.com

www.aanchalpk.com/blog

onlinemagazinepk.com/recipes

/Naeyufaq Aanchal & Hijab official group
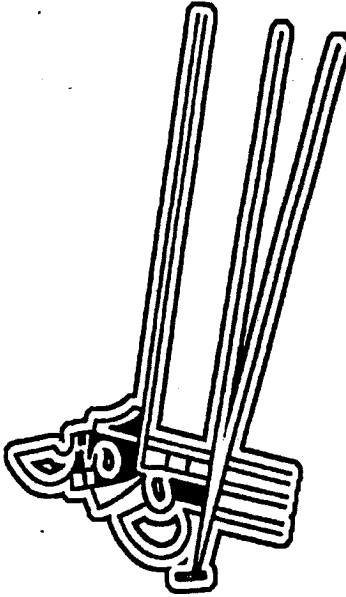
/women.magazine

ابتدائیہ

دانش کدہ

ہمارا آنچل

سلسلہ وار ناول

مکمل ناول

ناولٹ

افسانے

پبلشر: مشتاق احمد قریشی پرنٹر: جمیل حسن، ابن حسن پرنٹنگ پریس
ہاکی اسٹیڈیم کراچی، دفتر کا پتا: 7 فرید چیمبرز، عبداللہ ہارون روڈ کراچی۔ 74400

سرورق: نساء جبین ڈول کمالی ..... آرائش: روز بیوٹی پارلر ..... عکاسی: موسیٰ رضا

مستقل سلسلے

خط کتابت کا پتہ: "آنچل" پوسٹ بکس نمبر 75 کراچی 74200 فون: 021-35620771/2
فیکس: 021-35620773 یکے از مطبوعات نئے افق پبلی کیشنز۔ ای میل info@aanchal.com.pk

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

جولائی ۲۰۱۹ء کا شمارہ آپ کے ذوق مطالعہ کی تسکین کے لیے حاضر ہے۔

عید آئی بھی اور چلی بھی گئی۔ اللہ رب العزت کا شکر ہے کہ وطن عزیز میں اور خصوصاً کراچی میں امن وامان برقرار رہا۔ لوگوں نے بے خوف وخطر عید کی خوشیاں منائیں۔ ادارہ اور خصوصاً میں آپ تمام قاری بہنوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے اپنی خوشیوں کی مصروفیات میں مجھے اور ادارے کے کارکنان کو یاد رکھا۔ بہت سی مبارک باد اور خوب صورت تحائف سے نوازا۔ اللہ رب العزت تمام بہنوں کو ایسی بہت سی خوشیوں سے نوازے اور نوازتا رہے' آمین۔

وطن عزیز آج کل عجیب صورت حال سے دوچار ہے۔ مہنگائی کسی طرح کم ہونے کا نام نہیں لے رہی، روز بروز اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے۔ آپ کا ادارہ بخوبی سمجھتا ہے کہ آپ کے یہ پسندیدہ جرائد آنچل، حجاب، نئے افق آپ کا شوق، آپ کے فرصت کے ساتھی تو ہوسکتے ہیں ضروریات نہیں۔ اس مہنگائی نے اچھے اچھوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ ہمارے ادارے کے ہم عمر بہت سے ادارے تنکا بھی پاس نہ رہنا کے مصداق رخت سفر باندھ رہے ہیں کچھ بند ہوچکے ہیں۔ کچھ بہنوں کا کہنا ہے شوق کا کوئی مول نہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ضروریات زندگی اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اہم جرائد کی اشاعت میں حیرت انگیز کمی واقع ہوگئی ہے۔ اللہ رب العزت کا شکر ہے کہ آپ کے یہ پسندیدہ جرائد تمام تر مشکلات کے باوجود آپ کے تعاون اور محبت کے باعث ابھی حالات کا مقابلہ کررہے ہیں۔ یہ آپ کی اپنے آنچل وحجاب سے محبت اور تعاون ہی تو ہے کہ ہم آج بھی آپ کے ذوق کی تسکین کے لیے حاضر ہیں، جس طرح اللہ رب العزت نے گزشتہ بیالیس برس مہربانی کی ہے۔ امید ہے آئندہ بھی ہمارا اور آپ کا یہ تعلق یوں ہی برقرار رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

میں تمام قارئی اور لکھاری بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ہر اچھے برے حالات میں ہمارا ساتھ دیا۔ فی الحال مشکل وقت ہے جو ان شاء اللہ جلد ہی ختم ہوجائے گا۔ اس وقت ملک کے معاشی حالات دگرگوں ہیں' ہر شعبہ، ہر صنعت مشکل کا شکار ہے۔ دعا کیجیے کہ یہ مشکل وقت جلدی ٹل جائے آمین۔

اس ماہ کے ستارے:

سدرۃ المنتہیٰ جیلانی، ہما عامر' شبینہ گل، ام ہانی، عمارہ امداد۔

اگلے ماہ تک کے لیے اللہ حافظ۔

نائب مدیرہ

سعیدہ نثار

حمد

فرش تا عرش ترے حسن کا جلوہ دیکھا
کہیں پنہاں تجھے دیکھا کہیں پیدا دیکھا

ایک اک دل میں تری دید کی حسرت پائی
ایک اک آنکھ کو مشتاقِ تماشا دیکھا

تو کہ ہے ارض و سماوات کی ہر شے پہ محیط
تجھ کو ہر روح میں ہر دل میں سمایا دیکھا

قطرے قطرے میں تیرے حسن کا پرتو پایا
ذرے ذرے میں تیرا نور جھلکتا دیکھا

ماوراء ہے حد ادراک سے تیری ہستی
تجھ کو ہر سوچ کی پرواز سے بالا دیکھا

ہر دکھی دل نے مصیبت میں پکارا تجھ کو
بحر آشوب میں تیرا ہی سہارا دیکھا

یزدانی جالندھری

جو بھی سورج' چاند' ستارہ' خوش بو' باد بہاری ہے
ہر اک اس سرکار کا چاکر، اس در کا درباری ہے

لوگو، تم اس منظر شب کو کاہکشاں بتلاتے ہو
یہ تو ان کی خاک گزر ہے ان کی گرد سواری ہے

سر پر بوجھ گناہوں کا اور دل میں آس شفاعت کی
آگے رحمت ان کی ویسے مجرم تو اقراری ہے

عالم عالم دھوم مچی ہے ان کے لطف و عنایت کی
بستی بستی، صحرا صحرا، فیض کا دریا جاری ہے

بزم وفا صدیقؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ سے روشن ہے
چار ستارے چاروں پیارے چار کی آئینہ داری ہے

ان کی ذات پاک سے ٹھہرا ان کا سارا گھرانہ پاک
جس کے لیے تطہیر کی چادر، ان کا رب نے اتاری ہے

عرفان صدیقی

editor_aa@aanchal.com.pk
www.facebook.com/EDITORAANCHAL

سمیرا شریف طور...... گوجرانوالہ

ڈیئر سمیرا! سدا سہاگن رہو ویسے تو بہت سی شکایتیں ہیں آپ سے غیر حاضری بھی ہر کوئی محسوس کررہا ہے "ٹوٹا ہوا تارا" کے بعد انتظار کی سولی پر چڑھا کر آپ نے "جنون سے عشق" تک کا سبق بہت خوب صورتی سے پڑھایا لیکن اب آپ کی طرف سے بالکل خاموشی ہے اور وجہ غالباً مصروفیات ہیں پر آنچل نے آپ کو یاد رکھا ہے ہر مقام پر اور ہر موڑ پر۔ اب یہ آپ پر ہے کہ ہماری محبت کا جواب محبت سے دیتی ہیں۔ خیر ابھی تو آپ کی مصروفیت ہم بھی سمجھ سکتے ہیں کہ نئی زندگی اس وقت آپ کی گود میں کھلکھلا رہی ہے۔ رب العالمین نے ایک بار پھر آپ کو اپنی نعمت سے نوازا ہے اور آپ کی خوشیوں کو دوبالا کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خوشیوں کو دائمی رکھے اور آپ کے بیٹوں کو آپ کا فرماں بردار بنائے رکھے آمین۔

نازیہ کنول نازی......ہارون آباد بھاولنگر

پیاری نازیہ! سدا سہاگن رہو آپ کے بیٹے کی خراب طبیعت کا جان کر بے اختیار دل سے دعا نکلی کہ رب العالمین اسے صحت کاملہ اور طویل عمر عطا فرمائے اور اسے آپ کا فرماں بردار بنائے آمین۔ قارئین سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

یاسمین نشاط...... لاہور

پیاری یاسمین! سدا سہاگن رہو یوں تو آپ کی تحریر کے ہم منتظر ہی رہتے ہیں کہ کب آپ کی تحریر آنچل یا حجاب کو رونق بخشے آپ نے جس بھی موضوع پر قلم اٹھایا کمال کیا اور قارئین نے بھی داد و تحسین سے نوازا۔ اب آپ کی کتاب منظرِ عام پر آنے والی ہے تو ہماری جانب سے ڈھیروں مبارک باد دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو ایسی ہزاروں کامیابیوں سے نوازے آمین۔ امید ہے اب جلد ہی اپنی تحریر ارسال کریں گی۔

نادیہ احمد...... دبئی

پیاری نادیہ! سدا سہاگن رہو یوں تو آپ کی تحریریں آنچل یا حجاب کو رونق بخشتی ہی رہتی ہیں قارئین آپ کو داد و تحسین سے نوازتے ہیں۔ اب آپ کی دو کتابیں منظرِ عام پر آنے والی ہے ایک تو حجاب میں شائع شدہ آپ کا پہلا سلسلے وار مکمل ناول ہے "ڈھل گیا ہجر کا دن" تو ہماری جانب سے ڈھیروں مبارک باد دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو ایسی ہزاروں کامیابیوں عطا کرتا رہے آمین۔

غزالہ جلیل راؤ...... اوکاڑہ

ڈیئر! رب العالمین آپ کا حامی و ناصر ہو یوں تو ہم زندگی میں بہت سے رشتے خود بنالیتے ہیں لیکن جو رشتے ماں باپ کے حوالے سے وجود میں آتے ہیں ان کا کوئی نعم البدل نہیں کیونکہ ان میں ایک قدرتی کشش ہوتی ہے۔ ان کے دکھ میں بھی دل ویسے ہی تڑپتا ہے جیسے اپنے دکھ پر اور ان کی خوشی بھی ویسے ہی محسوس ہوتی ہے جیسے اپنی۔ آپ کی چھوٹی بہن کی رحلت کا سن کر افسوس ہوا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما کر آپ سب کو صبر عطا فرمائے آمین۔ قارئین سے بھی دعا کی گزارش ہے۔

نورین معشوق...... سیالکوٹ

پیاری نورین! آباد رہو آپ کی جانب سے تحریر "نور عالم" موصول ہوئی۔ پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ابھی آپ کو مزید محنت کی ضرورت ہے۔ اس لیے ابھی لکھنے کا عمل چھوڑ کر صرف مطالعہ پر زور دیں اور نامور مصنفین کی تحریروں کو اپنے مطالعہ کا حصہ بنائیں۔ اس تحریر کا موضوع بھی کچھ خاص نہیں تھا۔ بیٹی کی خواہش کرنا اور پھر اس کو کسی اور سے چھین کر اپنا بیٹا اسے دینا یہ باتیں حقیقت سے دور ہیں اس بنا پر آپ کی تحریر منتخب نہ ہوسکی۔

عذرا بتول عباس...... کراچی

ڈیئر عذرا! سدا شاد رہو آپ کی جانب سے تحریر "جینے کے انداز بدل جاتے ہیں" موصول ہوئی پڑھ کر اندازہ ہوا کہ تحریر میں کچھ تشنگی ہے اور یہ خامی ہی تحریر کا حسن متاثر کررہی ہے اور موضوع بھی بہت پرانا ہے کہ لڑکی بیوہ ہوکر کسی جگہ جاب کرتی

قسط نمبر 34

تیری زلف کے سر ہونے تک

اقرأ صغیر احمد

> ہمیں تم سے محبت تھی، تمہی کو ہم نے چاہا تھا
> یہ ویرانے بسانے تم چلے آتے تو بہتر تھا
> تمہیں سوچا، تمہیں مانگا، تمہیں دل میں بسایا تھا
> ہمیں اپنا بنانے تم چلے آتے تو اچھا تھا

﴿گزشتہ قسط کا خلاصہ﴾

عمرانہ کی بدزبانی پر مدثر صاحب انہیں دھمکی دیتے ہیں کہ اگر زید اور سودہ کی طلاق ہوئی تو وہ بھی عمرانہ کو طلاق دے دیں گے۔ شاہ زیب عروہ سے شادی کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ عمرانہ اسے بھی سازش سمجھتی ہیں، مگر رضوانہ اور عروہ بہت غور و فکر کے بعد یہ رشتہ قبول کرلیتی ہیں۔ عمرانہ غصے میں ان ماں بیٹی کو گھر سے نکال دیتی ہیں۔ یوسف صاحب کو بالی بتا دیتی ہے کہ انشراح ان کی بیٹی ہے مگر جہاں آرا انہیں باتیں سناتی ہیں وہ خالی ہاتھ واپس لوٹ جاتے ہیں۔ انشراح اور بالی نانی کو ان کی یادداشت کی خرابی سے لے کر لاریب کے اغوا تک کی باتیں بتاتی ہیں۔ نانی اپنے ماضی کا ان حالات سے موازنہ کر کے بے حد شرمندہ ہوتی ہیں۔ وہ نوریہ سے بات کرتی ہیں۔ نوریہ، انشراح کے اس رویے کو حق بجانب سمجھتی ہیں مگر ان کی خواہش ہے کہ وہ نوفل کے ساتھ چلی جائے وہ اپنی ماضی کی کوتاہیوں اور غلط فیصلوں پر بھی نادم ہوتی ہیں۔ نوفل حقیقت جان کر انشراح کو زبردستی اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ مدثر صاحب معاملات نپٹاتے ہوئے سودہ کو زید کے کمرے میں خود چھوڑ کر آتے ہیں۔

﴿اب آگے پڑھیے﴾

❁.......❁.......❁

اس کے سخت و برہم انداز پر سودہ کانپ اٹھی تھی۔

’’کیوں آئی ہو تم؟ تمہیں میرے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے، تم سپریشن چاہتی ہو تو پھر کیوں ڈھونگ کر رہی ہو پاپا کے ساتھ اس لیے آئی ہو کہ میں تمہیں قبول کرلوں گا، ان کی سفارش تمہارے کام آئے گی؟‘‘ زید اس سے بری طرح بدگمان و متنفر ہو چکا تھا۔ اس کے لہجے میں پہلے جیسی سختی و سرد مہری در آئی تھی۔ سودہ کے پاس اس کے غیظ و غضب کو برداشت کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔

انسانی مزاج اور موسم ایک جیسے ہوتے ہیں، کب بدل جائیں پتا ہی نہیں چلتا، کل کی ہی بات تھی وہ ممی سے اس

اُم ہانی

> جو زخم تجھ سے ملے ہیں' وہ مجھ میں روشن ہیں
> میں اپنے گھر میں ترے مہتاب لایا ہوں
> نگارِ جاں ترے موسم بدل دیئے میں نے
> کہ تیز دھوپ میں اپنے سراب لایا ہوں

''کل میں آفس کے کام سے استنبول جارہی ہوں' تین دن کا اسٹے ہوگا۔'' وہ آفس سے گھر پہنچا تو جویریہ کو پیکنگ کرتے دیکھ کر چونکا' اس کے پوچھے بغیر ہی اس نے سب بتادیا۔

''اور میں...... میں پیچھے کیا کروں گا یار؟'' وہ یک دم یہ سن کر بوکھلا گیا' اس کی جب سے نوکری لگی تھی' اس کی دو بار ترقی ہوگئی تھی اور اس دوران پہ پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ وہ کسی کام کے سلسلے میں ملک سے باہر جارہی ہو۔

''کیا مطلب کیا کرو گے؟ تم کوئی بچے تو نہیں ہو کہ اکیلے رہ نہیں سکتے یا میرے بغیر تمہارا کوئی کام نہیں ہو سکتا؟'' وہ لاپروائی سے کہتی ہوئی سامان پیک کرتی رہی۔

''کم آن یار...... تم جانتی ہو کہ نہ میں کھانا پکانا جانتا ہوں اور نہ ہی گھر کا کوئی اور کام' میں آفس سے تھکا ہارا آؤں گا تو کچن میں جا کر چائے بناؤں گا یا آرام کروں گا؟ صبح صبح آفس جانے کی تیاری کروں گا یا اپنے لیے ناشتہ بناؤں گا؟'' وہ یک دم بڑا بے چارہ سا بن گیا۔

''اگر نہیں کرنا آتے تو عادت ڈالو کام کرنے کی' اب تک تمہاری امی نے تم سے لاڈ کروا کر' تمہارے نخرے اٹھا کر تمہیں صرف بگاڑا ہی ہے' اب وقت ہے کہ تم کچھ سدھر جاؤ سکندر۔'' اسے ہنوز کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ وہ نہ تو اس کی بے چارگی پہ ترس کھا رہی تھی اور نہ ہی اسے سکندر سے کسی قسم کی کوئی ہمدردی محسوس ہو رہی تھی۔

''جیا......! میں نے یہ سب کبھی نہیں کیا اور نہ ہی کروں گا' گھر سنبھالنا میرا کام نہیں' نہ ہی میری ذمہ داری ہے۔'' اب کی بار وہ کچھ سخت اور ٹھوس لہجے میں بولا تو جویریہ کے پیکنگ کرتے ہاتھ یک دم تھمے تھے' اس نے ناک سکیڑ کر آنکھیں چندھی کر کے سکندر کو دیکھا اور سینے پہ ہاتھ باندھ کر کروفر اسٹائل سے کھڑی اسے کچھ دیر ایسے ہی دیکھتی رہی۔

''مسٹر سکندر بخت...... تم شاید بھول گئے ہو کہ تمہاری بیوی ایک ورکنگ لیڈی ہے' ورکنگ لیڈی سمجھتے ہو ناں...... جاب کرنے والی عورت' مطلب کما کر لانے اور شوہر کے ساتھ مل کر گھر چلانے والی بیوی' پھر بھی وہ تمہارے گھر کے کام کرتی ہے کیونکہ بقول تمہارے گھر سنبھالنا اس کی ذمہ داری ہے' ٹھیک ہے مان لیا کہ گھر سنبھالنا میری ذمہ داری ہے لیکن گھر چلانا میری ذمہ داری نہیں پھر بھی میں چلا رہی ہوں کیونکہ تمہاری اپنی کمائی اس کام کے لیے پوری نہیں ہوتی' جب میں تمہاری ذمہ داریوں میں ہاتھ بٹا رہی ہوں تو تمہارے کیا ہاتھ ٹوٹتے ہیں میری ذمہ داریوں میں ہاتھ بٹاتے ہوئے؟'' اس نے ایک پل میں سکندر کو ایسا کرارا جواب دیا تھا کہ وہ کچھ

آدم زادہ

سدرۃ المنتہیٰ جیلانی

میرے خوابوں میں ترے رنگ اترتے ہی رہے
تو نے اے عشق بہت یاد کیا ہے مجھ کو
مجھ میں جو عکس چمکتے تھے وہ سب توڑ دیئے
عجب انداز سے برباد کیا ہے مجھ کو

صبح کے سرہانے سکھ سوئے پڑے ہیں۔ ہر ماں کی طرح ماریت کا خیال بھی یہی تھا کہ دیر تک سوتے رہنے سے گھروں سے رزق کی برکتیں اٹھ جایا کرتی ہیں۔ وہ ایک ایک کرکے سب کو اٹھا رہی تھی۔ بیجل کے سرہانے بانس کا موٹا بھس بھرا لکڑا اٹھا کر زمین پر مارا تو بیجل نے ایک آنکھ کھول کر غنودگی کے عالم میں سر سے چادر کھسکا کر دیکھا اور یکلخت ہی دھندلا نظر آنے والا بھرجائی کا چہرہ اسے ماں کا چہرہ لگا۔ اسے اکثر بھرجائی پر ماں کے رنگ روپ کی شبیہ یہاں تک کہ سراپے کا گماں ہوتا تھا۔

"یہ عورتیں جب بڈھی ہوجاتی ہیں تو ساری ایک سی ہوجاتی ہیں۔" یہ جملہ اس کے بڑے بھائی حمورابی کا تھا۔ جو بھرجائی ماریت کا خاوند تھا۔ دوسرے معنوں میں اس کے لیے سب کچھ تھا۔ جب بھی بیوی کو چڑانے ہوتا تو کراڑی (بڈھی) کہتا، وہ ناک بھوں چڑھاتی ہاتھ کے اشارے سے مکھی اڑاتی، چولہے میں لکڑیاں جھونکنے لگتی، پھونکیں مارتے آگ جلانے کے جتن کرتی پھر ہنڈیا چڑھاتی یا توے پر بیلی ہوئی روٹی ڈال کر سنی ان سنی کرجاتی تھی۔

حمورابی شوخی سے مسکراتا لکڑا اٹھاتا گھٹنے پر رکھ کر ٹانگ کا نچلا حصہ موڑ کر لاٹھی کو دو حصوں میں توڑ کے ایک ٹکڑا آگ میں جھونکتا اور ایک چولہے کے کنارے پھینکتا۔ ایک پھونک مارتا اور آگ بھڑک اٹھتی۔ دھواں نتھنوں میں گھس جاتا۔ ماریت منہ پر دوپٹے کا کونہ رکھ لیتی بیجل کھانسنے لگتا اور وہ سانس پورے زور سے باہر نکال کر چوڑے چکلے جسم پر پہنے ہوئے مٹیالے سادہ سلے ہوئے کرتے کی آستین سے ہونٹوں سے ٹھوڑی تک کا پسینہ پونچھتا ہوا چوکی سے ایسے اترتا جیسے جنگ میں فتح کے جھنڈے گاڑ آیا ہو۔ ماریت بھڑکتی ہوئی آگ سے فائدہ اٹھا کر جلدی جلدی کام کرنے لگتی۔

بیجل نے دوسری آنکھ کھولی تو دھندلاہٹ چھٹنے پر بھرجائی اپنے پورے اصل روپ میں سامنے آئی اور اس کے اٹھ جانے پر بے پروائی سے دوسری منجی کی طرف بڑھی۔ کھینچ کر پندرہ سالہ سلیمان کو اٹھایا جسے پیار سے سب منو کہتے تھے پھر سلیمان کا نام پوری بستی میں منو پڑ گیا حالانکہ ملا قادن جو منو کا دادا تھا وہ ناموں کو بگاڑنے کے سخت خلاف تھا اس نے حمورابی کو کبھی حمو، حمویا حمرو نہیں بلانے دیا، جب بھی نام لیا پورا نام لیا حمورابی اور دوسرے بیٹے جسے جان سے زیادہ چاہتا تھا بیجل نام رکھا تو بیجل ہی بلایا بستی میں ان ناموں کی انفرادیت کی وجہ سے ہمیشہ مذاق بنتا تھا پوری بستی میں سب کو پتا تھا کہ بیجل بھی ایک ہی ہے جو حمورابی کا چھوٹا بھائی ہے ملا قادن کا چھوٹا بیٹا ہے اور حمورابی تو خیر اپنے نام سے ہی

قسط نمبر 14

عشنا کوثر سردار

میرے تخیل کے شہر سارے سلگ رہے ہیں
میری نظر میں یہ کیسا مقتل سجا ہوا ہے
میرے خدایا! مجھے یہ کیسا کمال بخشا
محبتوں میں وجود ایندھن بنا ہوا ہے

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

نمرتا اپنے ماتا پتا کی عزت کے آگے سر جھکا دیتی ہے۔ وہ شادی کے مہمانوں میں جلال شاہ کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ دلہا بتاتا ہے کہ وہ اس کا دوست ہے۔ اسی اثنا میں دولہا کا کوئی دوست دلہا کے کان میں آ کر کچھ کہتا ہے تو دلہا، دلہن پر بدکرداری کا الزام لگا کر شادی سے انکار کر دیتا ہے۔ ایسے موقع پر جلال شاہ دلہن سے شادی کی خواہش کا اظہار کرتا ہے اور مہمانوں کے باتیں بنانے پر گرونانک کی تعلیمات کا حوالہ دیتا ہے تو نمرتا کے پتا پوری برادری کی مخالفت مول لے کر نمرتا کی شادی جلال شاہ سے کر دیتے ہیں۔ فاطمہ بی بی کے خلاف ایسی دستاویزات اور مواد ملتا ہے جس سے وہ کانگریس کی حامی ثابت ہوتی ہیں۔ وقار الحق انہیں مسلم لیگ سے مستعفی ہونے کا مشورہ دیتے ہیں۔ نواب خاندان کو احساس ہوتا ہے کہ یہ ان کے خاندان کے خلاف سازش ہے مگر وہ اس سازش کا سراڈھونڈنے میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ فاطمہ، جنت بی بی اور وقار الحق کی شادی کرا دیتی ہیں۔ وقار الحق جنت بی بی کی پذیرائی نہیں کرتے تو جنت بی بی کو احساس ہوتا ہے کہ وہ جیت کر بھی ہار گئی ہیں۔ انہیں جب بھی موقع ملتا ہے وہ فاطمہ بی بی پر سیاست اور ازدواجی زندگی کی ناکامی پر طنز کے تیر برسانے سے چوکتی نہیں۔ فاطمہ بی بی پر لگا غداری کا بدنما داغ اور اس کے باعث ہونے والی جگ ہنسائی ناظم صاحب کی موت کا سبب بن جاتی ہے۔ سخاوت بیگم شوہر کی جدائی کا صدمہ برداشت نہیں کر پاتیں وہ بھی وفات پا جاتی ہیں۔ ان تھک محنت اور خلوص سے کی گئی جدوجہد کے انعام میں غداری کا الزام اور پھر ماں باپ کی اچانک وفات پر فاطمہ ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں۔ وہ گہرے صدمے کے زیر اثر خود کو ایک کمرے میں بند کر لیتی ہیں۔

(اب آگے پڑھیے)

......☆❁◉❁☆......

بند دروازے پر کتنی ہی دستک دی گئی مگر فاطمہ بی بی نے اندر سے دروازہ نہیں کھولا نواب وقار الحق نے کتنے ہی واسطے دیے، جذباتی جملے دہرائے مگر فاطمہ بی بی پر اثر نہ ہوا۔ وقار الحق کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔
"آپ یہ دروازہ نہیں کھولیں گی تو ہم اسے تڑوا دیں گے، مگر آپ کے اس طرح خود کو مقفل کرنے کے اقدام پر آپ

اس جہاں بے صدا میں' اک صدا ہے روشنی
منزلیں بکھری پڑی ہیں' راستہ ہے روشنی
رات کی تاریکیوں کا ڈر نہیں ہے اب مجھے
جانتی ہوں میں کہ شب کی انتہا ہے روشنی

چاہے چھٹیاں ہوں یا نہ ہوں' چاہے رات کو بارہ بجے سوئیں' میرے افلاطون بچے صبح سات بجے اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں' اب اگر گرمی سردی کی چھٹیاں ہوں یا ویک اینڈ' تو اس عادت سے اس قدر کوفت ہوتی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتی۔ وہ مائیں جن کے چھوٹے بچے ہیں' وہ میرے جذبات بخوبی سمجھ لیں گی۔ اب مجھ بے چاری کے تو معمولات ہی اتنے فضول ہیں کہ نہ دن کو نیند ہوتی ہے نہ رات کو اور اس کی وجہ میرے میاں کے روز تبدیل ہونے والے کام کے اوقات ہیں' کبھی رات کبھی شام کبھی صبح۔ میں بے چاری تو پورا ہفتہ بس ان کا شیڈول ہی رٹنے کی کوشش میں ہلکان رہتی ہوں۔ کچھ تو یہ اور کچھ اپنی عادت بھی ایسی ہے کہ رات بارہ یا ایک بج جانا تو معمولی بات ہے۔ ایسے میں اولاد بھی سحر خیز ہو اور تڑکے ہی سر پر ناچنے لگ جائے تو بندے کا سوائے اس کے کسی اور بات کا دل نہیں کرتا کہ کسی دیوار سے اپنا سر پھوڑ لے۔ پھر یہ بھی نہیں کہ اٹھ گئے ہیں تو شرافت سے کھیلتے رہیں' نہیں بھئی' ماں باپ سوئیں کیوں آخر ہمارے ساتھ وہ بھی جاگیں۔ یہی روز کا معمول تھا جو بدلتا نہیں تھا اور آج بھی یہی ہوا۔

"ماما...... باتھ روم جانا ہے۔"

"آہستہ بولو' سارہ اٹھ جائے گی۔"

"ماما...... بھائی نے مارا ہے۔"

"اف...... آہستہ بولو' سارہ اٹھ جائے گی۔"

"ماما...... اس نے میری گاڑی پھینکی تھی۔"

"اف یار' جاؤ یہاں سے سارہ سو رہی ہے۔"

"ماما...... یہ میری چیز چھین رہا تھا۔"

"بس بھی کردو...... سارہ اٹھ گئی تو سوئے گی نہیں۔"

"ماما...... یہ مسلسل مجھے تنگ کررہا ہے' اب میں اسے ماروں گا۔"

"ماما...... یہ بار بار مجھے مار رہا ہے۔"

اور میں بے چاری......

"شش...... چپ' سارہ اٹھ جائے گی۔"

"چلو بھاگو' سارہ اٹھ جائے گی۔"

"دروازہ بند کرکے جانا ورنہ تم لوگوں کے شور سے سارہ اٹھ جائے گی۔" اور صاحب نے میرے حکم کی تعمیل میں ایسے دھڑام سے دروازہ بند کیا کہ سارہ بی بی اٹھ ہی گئیں۔ اف...... اس وقت دل چاہا بالکونی سے چھلانگ لگا دوں کیونکہ سارہ بی بی ایک بار اٹھ جائیں تو پھر دوبارہ سونا تو دور لیٹنے پر بھی راضی نہیں ہوتیں۔ اب مہینے میں کوئی ایک دن ہی ایسا ہوگا جب یہ بی بی سکون سے کھیلنے میں لگ جائیں ورنہ تو کبھی بال کھینچے' کبھی انگلیاں مروڑے' کبھی بھر پور دانتوں سے کاٹے' کبھی منہ پر تھپڑ مارے تو کبھی ناک کھینچ کر معائنہ کرے۔ لو جی کرلو نیند پوری۔ سارہ کی چھیڑ خانی جاری تھی جب ہمارے سپوت پھر سے نازل ہوئے۔

حصہ 7

عشق دی نمائی نین جھڑ

صائمہ قریشی

> تجھے دیکھنے کی حسرت میری آنکھ میں نہاں ہے
> تیری دکھ بھری کہانی کہیں خواب ہو نہ جائے
> تیرے درد کا مسیحا' تیرے زخم نوچتا ہے
> ترے ہجر کی نشانی کہیں خواب ہو نہ جائے

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

شفیق اور آسیہ عمرے پر جاتے ہیں، عبدالمعید انہیں رخصت کرنے جاتے ہیں کہ واپسی پر ان کی طبیعت خراب ہوجاتی ہے۔ انہیں ہلکا دل کا دورہ پڑتا ہے۔ سکینہ ان کی حالت دیکھ کر گھبرا جاتی ہے اور بے اختیار وجاہت کو اپنی مدد کے لیے بلاتی ہے۔ عبدالمعید طبیعت سنبھلنے پر گھر آجاتے ہیں، وجاہت ان کی خیریت معلوم کرنے کے لیے سکینہ سے رابطے میں رہتا ہے۔ مگر وہ پھر سے اپنے خول میں سمٹ جاتی ہے۔ شفیق اور آسیہ واپس آنے پر عبدالمعید سے ملنے آتے ہیں۔ عبدالمعید شفیق کے سامنے سکینہ کے حوالے سے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہیں آغا حکیم اللہ خود ہی فیصلہ کرتے ہیں کہ ہاجرہ کی شادی جمشید کے چھوٹے بھائی حسن سے ہوگی۔ اس سلسلے میں انہیں حسن کے ماں باپ یا ہاجرہ اور حسن کی رائے لینے کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ لیکن انہیں حسن کی شادی کا پتا چلتا ہے تو وہ آگ بگولہ ہوجاتے ہیں اور جمشید کو بلا کر اسے خوب غصہ دکھاتے ہیں۔ جمشید کا رویہ شمع کے ساتھ پہلے کی طرح توہین آمیز ہے جبکہ ہاجرہ، رضا کی بے عزتی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔ وہ دراصل یوں زچ کر کے اسے بہادری پر اکساتی ہے مگر رضا، ہاجرہ سے محبت کے باوجود پیش قدمی نہیں کرتا کیونکہ آغا حکیم اللہ کے اس پر بہت احسانات ہیں۔ شمع، ہاجرہ اور رضا کی خاموش محبت کو بھانپ لیتی ہے۔ محبت کے نام پر لٹنے کے بعد دل بہار سڑک پر بے یارومددگار کھڑی ہوتی ہے کہ ایک لڑکا دل بہار کی مدد کو آتا ہے۔ وہ خود کو شرجیل کا دوست بتاتا ہے تھوڑی سی بحث کے بعد دل بہار اس کے بتائے ہوئے دارالامان میں چلی جاتی ہے۔ جہاں فجیعہ اس کا خاص خیال رکھتی ہے۔ یوں دارالامان میں فجیعہ اور بانو آپا کی دوستی ہوجاتی ہے۔ بانو آپا کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ حسن اپنی اور فجیعہ کی شادی سے گھر والوں کو آگاہ کردے بالآخر حسن ارادہ کرتا ہے کہ وہ اس دفعہ ضرور گھر والوں کو اپنی شادی کا بتادے گا۔ مسز سکندر سرد مہر اور بے زار طبیعت کی مالک تھیں لیکن ان کا یہ بدلتا رویہ ردا کے لیے حیران کن ہے وہ۔ اب سکندر صاحب کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ ردا اس دہرے رویے کو سمجھنے سے قاصر ہے وہ اپنے والد سے اس بارے میں بات کرتی ہے مگر وہ ٹال دیتے ہیں۔

(اب آگے پڑھیے)

عمارہ امداد

میرے تخیل کے شہر سارے سلگ رہے ہیں
میری نظر میں یہ کیسا مقتل سجا ہوا ہے
میرے خدایا! مجھے یہ کیسا کمال بخشا
محبتوں میں وجود ایندھن بنا ہوا ہے

''زویا! کھانے میں کتنی دیر ہے؟'' نزہت بیگم نے کمرے میں بیٹھے بیٹھے ہی اس سے پوچھا۔

''بس تقریباً تیار ہی ہے۔'' وہ ہاتھ میں پکڑی چھری جس سے پھل کاٹ رہی تھی اسے شیلف پر رکھ کران کے کمرے کے دروازے کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی اور انہیں کھانے کی تفصیل بتانے لگی۔

''بریانی کو میں نے دم دے دیا ہے، رائتہ اور اسٹیم روسٹ بھی تیار ہے، زردہ آپ نے بنالیا تھا۔ روٹیاں سونیا کے آنے پر ہی پکاؤں گی، تب ساتھ ہی کباب بھی فرائی کرلوں گی، بس اب رشین سلاد کے لیے پھل کاٹ رہی ہوں۔''

''چلو، پھر تو ٹھیک ہے، سونیا بھی بس پہنچنے ہی والی ہے۔''

''اچھا! آپ کی بات ہوگئی ابو سے؟''

''ہاں...... وہی تو تمہیں بتارہی تھی۔ اللہ کے فضل سے سونیا ایئر پورٹ پہنچ گئی ہے۔ اب دونوں باپ بیٹی گھر ہی آرہے ہیں۔'' ان کے لہجے میں محسوس کی جانے والی خوشی چھلک رہی تھی۔

چونکہ دن کا وقت تھا اور کامران اس وقت دفتر میں ہوتے تھے۔ اس لیے رفیق صاحب (زویا کے سسر) سونیا کو ایئر پورٹ لینے گئے تھے۔

''اللہ کا شکر ہے خیریت سے پہنچ گئی، پہلی دفعہ اکیلی سفر کررہی تھی۔'' وہ بھی خوش دلی سے بولی۔

''ہاں...... شکر ہے اللہ کا، اتنا لمبا سفر کرکے آرہی ہے' پہلے کھانا ہی لگا دینا، چائے کھانے کے بعد ہی پی لیں گے۔''

''جی ٹھیک ہے۔'' وہ اثبات میں سر ہلاتی باورچی خانے کی طرف بڑھی اور رشین سلاد جو درمیان میں ہی چھوڑ گئی تھی اس میں باقی ماندہ چیزیں ڈالیں اور مکس کرکے فریج میں رکھا۔ اسی اثناء میں اطلاعی گھنٹی بجی۔

''لو بھئی، میری بیٹی خیریت سے پہنچ گئی۔'' نزہت بیگم خوشی سے کہتی ہوئی باہر گیراج کی طرف بڑھ گئیں۔ زویا بھی سونیا سے ملنے ان کے پیچھے چل دی۔

سونیا اس کی نند تھی۔ ابھی چار ماہ ہوئے تھے اس کی شادی کو۔ اس کی شادی بہاولپور میں ہوئی تھی اور راولپنڈی سے بہاولپور کا کافی فاصلہ تھا۔ اس لیے وہ اپنی شادی کے شروع میں ہی ایک دفعہ آئی تھی اور اب آرہی تھی۔ البتہ فون پر روزانہ نزہت بیگم اس سے بات کرکے خیریت دریافت کرلیتی تھیں جب کہ زویا کی شادی کو ڈیڑھ سال ہوگیا تھا اور اس کا سات ماہ کا بیٹا تھا۔

''حمزہ کہاں ہے؟'' سونیا نے گھر میں داخل

وہ کیسے چارہ گر ہو تم

ہما عامر

> پتھر ہے مگر برف کے گالوں کی طرح ہے
> وہ شخص اندھیروں میں اجالوں کی طرح ہے
> الجھا ہوا ایسا کہ کبھی کھل نہ وہ پائے
> سلجھا ہوا ایسا کہ مثالوں کی طرح ہے

وہ قدرے خنک دن تھا۔ اسے کالج سے باہر آنے میں آج دیر ہوگئی تھی۔ لیب میں ڈائی سیکشن کرتے ہوئے اسے وقت گزرنے کا احساس نہیں ہوا تھا۔ آج سارا بھی کالج نہیں آئی تھی سو وہ تنہا ہی تھی۔ گیٹ سے نکلتے ہوئے اس نے سوچا کہ نزدیکی بیکری سے بابا کی پسند کے بسکٹ خریدے اور گھر کا راستہ ناپے۔ چند قدم چلنے کے بعد اس نے سامنے دیکھا' جہاں سڑک کے کنارے میرون لینڈ کروزر کھڑی تھی۔ آیت کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد سی لہر دوڑ گئی۔ لینڈ کروزر کے نزدیک وہ وجیہہ شخص کھڑا اپنے خاص ملازم جلال خان سے کچھ کہہ رہا تھا۔

گہری سبز آنکھوں کو سن گلاسز نے ڈھانپ رکھا تھا۔ آیت نے اپنا سر جھکایا اور تیز قدموں سے آگے بڑھنے لگی۔ اسے سمجھنے میں لمحہ بھی نہیں لگا کہ وہ اس کی تلاش میں ہی ادھر آیا ہے لیکن اس کی چند لمحوں کی غفلت نے آیت مصطفیٰ کی رہائی کے دنوں میں اضافہ کردیا تھا۔ نزدیکی گلی میں داخل ہونے کے بعد اس نے رک کر اور سر موڑ کر اس کی جانب دیکھا۔ وہ اب گیٹ کی جانب دیکھ رہا تھا' جہاں سے اِکا دُکا طالبات اب بھی سفید یونیفارم میں ملبوس گھر جانے کے لیے نکل رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر اب بھی امید کی کرن نظر آرہی تھی۔ آیت نے ایک طویل سانس خارج کی۔ آج پھر وہ بچ نکلی تھی۔ اس نے اپنی رفتار کو تیز کردیا۔ آیت اسے دیکھ کر چونکی مگر زیادہ حیران نہیں ہوئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ اس کی تلاش میں کہیں بھی پہنچ جائے گا۔ اس نے دل میں طے کرلیا کہ وہ کچھ دنوں تک گھر سے باہر ہی نہیں نکلے گی تاکہ وہ مایوس ہوکر لوٹ جائے۔

❁......❁......❁

آیت جب کیمسٹری لیب سے باہر نکلی تو سارا اس کے انتظار میں فوارے کے پاس کھڑی تھی۔ چونکہ اس کا گروپ الگ تھا' سو وہ آیت سے پہلے پریکٹیکل کرکے فارغ ہوچکی تھی۔

"کیا بات ہے سارا' تم پریشان نظر آرہی ہو؟" اس نے جرنل کو بائیں ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے سارا سے پوچھا۔

"یار آیت...... بات یہ ہے کہ چند روز پہلے پرنسپل کے آفس میں ایک بڑی شخصیت آئی تھی گارڈز کے ساتھ' میڈم نگینہ نے بتایا کہ وہ تمہارا پوچھ رہے تھے۔" سارا کے منہ سے یہ سن کر اس کے چہرے کی رنگت اُڑ گئی۔

"پھر پرنسپل نے کیا بتایا؟" اس نے سارا سے پوچھا۔

"میڈم نگینہ نے بتایا کہ پرنسپل نے اسے ٹال دیا تھا لیکن وہ پھر آنے کا کہہ کر گیا ہے۔" سارا اسے بغور دیکھ رہی تھی اور وہ یہ سب سن کر پریشان ہوگئی کہ اب پرنسپل اس سے پوچھیں گی تو وہ انہیں کیا جواب دے گی۔

"آیت......کون ہے وہ؟"

"آں...... معلوم نہیں' میں نہیں جانتی...... میں چلتی ہوں سارا' آج مجھے گھر جلدی جانا ہے۔" اس نے تیزی سے قدم آگے بڑھائے۔ سارا اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔ وہ اسے بہت

بیاض دل

میمونہ رومان

سلمیٰ عنایت حیا...... کھلا بٹ ٹاؤن شپ

پرکھنا مت پرکھنے سے کوئی اپنا نہیں رہتا
کسی بھی آئینے میں دیر تک چہرہ نہیں رہتا
برے لوگوں سے ملنے میں ہمیشہ فاصلہ رکھنا
جہاں دریا سمندر سے ملا، پھر وہ دریا نہیں رہتا

تہمینہ شوکت ڈھلوں...... سرگودھا

تیرے سجدوں میں وہ ذوق نہ رہا باقی
اور شکوہ ہے کہ خدا کو میں یاد نہیں

تہمینہ شوکت ڈھلوں...... سرگودھا

میں اک شعلا جوالا ہوں بجھا رہنے دو
جلا اٹھا تو اندھیروں کو شکایت ہو گی

اقرا کومل...... نامعلوم

ہم سا بندہ بھی کہاں یاد کے قابل کومل
پھر بھی گر یاد کرے ہے تو عنایت اس کی

صائمہ جبین مہک...... چکوال تمن

لو بانٹ کے پھر اپنے حصے کے چراغوں کی
یہ تیرگی نفرت کی مل کر بجھا سکتے ہی
ہم توڑ کے بت کعبۂ دل سے انا کا پھر
اک شہر محبت کا اس میں بسا سکتے ہیں

کہکشاں زاہد...... میر پور خاص، سندھ

زیست کی منڈیر پر وہ بیٹھا تھا کافی دیر تک
کہ سن سکے کیا کہتے ہیں ہر شب میرے خاموش لب

نجم انجم اعوان...... کراچی

آنسو بکھرے ہیں انوار مدینے میں
جس وقت سے ہیں سرکار مدینے میں
یا رب میری قسمت میں ایسا سفر لکھ دے
سحری کروں مکے میں، افطار مدینے میں

فلزہ شاہ...... لانڈھی کراچی

غم کے ٹکڑے میری جھولی میں انڈیلتے وہ ہم کلام ہوئے
کہا تھا نہ یوں بے بس نا ہونا ورنہ ہم بھی پگھل جائیں گے

ثوبیہ امجد...... آزاد کشمیر

کہیں گھبرانہ جائے وہ اچانک آزمائش سے تابش
پرکھ اس کو مگر کمال آہستہ آہستہ

مہرو وقار...... فیصل آباد

جانے کس دور میں جائے گی یہ عادت میری
روٹھنا اس سے اور اوروں سے الجھتے رہنا

ثناء فرحان...... ملتان

تو مجھے چھوڑ کے مجھ کو ٹھکرا کے بھی جا سکتی ہے
تیرے ہاتھوں میں میرے ہاتھ ہیں زنجیر نہیں

عابدہ ملک...... گجرات

میری طلب تھا اک شخص وہ جو نہیں ملا
ہاتھ دعا سے یوں گرا کہ بھول گیا سوال بھی

گڑیا ملنی...... حافظ آباد

چاند سا مصرعہ اکیلا ہے میرا کاغذ پر
چھت پہ آجاؤ میرا شعر مکمل کردو

مدیحہ نورین مہک...... گجرات

درد اتنا ہے کہ ہر رگ میں ہے محشر برپا
اور سکوں ایسا کہ مرجانے کو جی چاہتا ہے

فیاض اسحاق مہانہ...... سلانوالی

کون کہتا ہے موت آئی تو مرجاؤں گا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

طاہرہ منور...... کبیر والا

ادھر سے سمیٹوں تو بکھرتا ہے ادھر سے
دکھ دیتے ہوئے اس نے میرا دامن نہیں دیکھا

درخشاں عروج...... بھاولنگر

خزاں بھی تو لکھو ایک اس طرح کی غزل
کہ جیسے راہ میں بچے خوشی سے کھیلتے ہیں

کوثر خالد...... جڑانوالہ

رم جھم کرتی بادل آنکھیں
ترے پیار میں پاگل آنکھیں
تری یاد میں جاگ رہی ہیں
میری بوجھل بوجھل آنکھیں

ماہا بشیر حسین...... ٹنگہ

مسکان تیرے ہونٹوں سے کہیں جائے نا
آنسو تیری پلکوں پہ کبھی آئے نا
پورا ہو تیرا ہر خواب اور

ڈش مقابلہ

طلعت آغاز

پھلوں کی فرنی

اجزاء:۔

ناشپاتی	ایک پاؤ
سبز الائچی	چھ عدد
سیب	ایک پاؤ
زعفران	آدھی چٹکی
کیلے	چار عدد
کیوڑا	ایک کھانے کا چمچ
بالائی	ایک پاؤ
بادام	تیس گرام
دودھ	دو کلو
پستہ	تیس گرام
چینی	آدھا کلو

ترکیب:۔

سیب اور ناشپاتی چھیل کر ٹکڑے کر لیں۔ کیلوں کے موٹے موٹے قتلے کاٹ لیں ایک کھلے منہ کے پتیلے میں دودھ ڈال کر چولہے پر چڑھا دیں۔ آنچ ہلکی رکھیں ایک جوش آجائے تو چینی پسا ہوا زعفران، پسی ہوئی الائچی، پھینٹی ہوئی بالائی، سیب اور ناشپاتی کے ٹکڑے ڈال دیں، چمچ ہلاتی رہیں، دودھ پک کر گاڑھا ہو جائے اور شیرا گاڑھا ہو کر جذب ہو جائے تو کیلے کے قتلے اور کیوڑا ڈال کر ذرا سا اور پکائیں اور پھر دم پر لگا دیں۔ پیالے میں فرنی نکالیں اس پر چاندی کے ورق لگائیں اور بادام کی گری اور پستی سجائیں اور سرو کریں۔

پروین افضل شاہین...... بہاولنگر

آلو بھری روٹی

اجزاء:۔

گندم کا آٹا	۲۵۰ گرام
آلو	۲۵۰ گرام
پیاز	۵۰ گرام
گھی	۵۰ گرام
ہرا دھنیا	چند پتے
گرم مصالحہ	ایک چوتھائی چمچ
زیرہ	ایک چوتھائی چمچ
انار دانہ	آدھا چائے کا چمچ
ادرک	ایک انچ کا ٹکڑا
ہری مرچیں	تین عدد
نمک	حسب منشا
سرخ مرچ	حسب منشا

ترکیب:۔

ہرا دھنیا، ہری مرچیں باریک کتر لیں، پیاز اور ادرک چھیل کر باریک باریک کاٹ لیں آلو ابال کر چھلکے اتار دیں، پھر ایک سل پر پیاز، آلو، ہرا دھنیا، گرم مصالحہ، زیرہ، انار دانہ، ادرک، ہری مرچیں، نمک اور سرخ مرچیں ڈال کر باریک پیس لیں اور اس آمیزے کو الگ رکھ لیں۔ آٹا گوندھ کر آدھے گھنٹے کے لیے رکھیں اس کے بعد چھوٹے چھوٹے برابر وزن کے پیڑے بنائیں اور ایک پیڑا تھوڑا سا بیل کر اس کے اوپر آلو کا آمیزہ رکھیں پھر دوسرا پیڑا بیل کر آلو کے آمیزے کے اوپر رکھ کر اطراف سے ہاتھ سے دبا کر بیلیں روٹی بڑی کر کے احتیاط سے توے پر پکائیں ایک طرف سے پک جائے تو دوسری طرف سے پکائیں پھر اوپر گھی لگا دیں اور معمولی سی سرخ کر کے توے سے نیچے اتار لیں۔

نجمہ نذیر...... ڈی جی خان

قیمے اور آلو کے رول

اجزاء:۔

غزل

بات کیا ہے تم بڑی عجلت میں ہو
کھوئے جانے کی سی کیفیت میں ہو
کیا بھلا منت، مرادیں ٹوٹکے
تم بھلا کب گرچہ میری قسمت میں ہو
ایسی دولت چھوڑ بھید یتی ہی ساتھ
جس کو پالینے کی تم حسرت میں ہو
اس لیے کہتی ہوں تم کو زندگی
تم ہی میرے دل میری چاہت میں ہو
تم سے فرقت کا تصور ہی نہیں
تم تو بس شامل میری عادت میں ہو
گل یہاں اپنے ہی دیتے ہیں فریب
پھر تعجب اور کس حیرت میں ہو؟"

(سباس گل......رحیم یار خان)

غزل

کسی خیال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
دکھوں کے جال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
گزر ہی جاتی ہے دن کی تھکان دفتر میں
میں اس وبال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
گلے تمہارے بجا ہیں مگر یہ دیکھو تو
میں اپنے حال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
تمام سال ہمارے تو پہلے جیسے ہیں
گزشتہ سال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
تمہاری یاد ہمیشہ سے ڈستی آئی ہے
میں اس ملال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
مرے خلاف جو سازش یہ کرتے رہتے ہیں
میں ان کی چال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
تمہاری شرطِ وفا تو قبول ہے لیکن
میں اس زوال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
یہ انتظار کی مہلت نہ جانے کب سے ہے
غمِ وصال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
تمام وصف خدا نے عطا کئے تم کو
تری مثال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں
جواب دینا ابھی تک نہ آسکا راشد
ترے سوال سے نکلوں تو تم سے پیار کروں

(راشد ترین......مظفر گڑھ)

تو دل نوں ستھرا رکھ بندیا

مل جاوے گا تینوں وی رب بندیا
تو روکھی سوکھی کھاکے وی
شکر دا کلمہ پڑھ بندیا
جے چاہندا اے رب راضی ہو
تے مخلوق دی خدمت کر بندیا
سب چھڈ دے دنیا دی فکراں
تے بس اللہ اللہ کر بندیا
جے خواہش تینوں عزت دی
کسی اچی تھاں تے بن دی
تے خیر اک گل میری سن بندیا
تو درود نبی ﷺ تے پڑھ بندیا
تو دل نوں ستھرا رکھ بندیا
مل جاوے گا تینوں وی لب بندیا

(حنا بشریٰ......لاہور)

نظم

ہنسی مجھ کو لگی اچھی
مسکرانا چاہوں
میں بار بار
تیرے احساس کا جھونکا
چھوئے مجھے بار بار
ہے ساتھ تیرا انمول بہت
یہ ساتھ رہے بس صدیوں تک
اک صدی ہو سو صدیوں کی
اک پل ہو گھنٹوں کا یارب
ہنسوں تو تیرے سنگ ہنسوں
روؤں تو کندھا ہو تیرا

دل میں بسنے والوں کے نام

آداب تسلیمات! پیاری بہن رمشا ہمیشہ خوش رہو آج سے تقریباً انیس سال پہلے تم نے 19 دسمبر کو اس دنیا میں قدم رکھا تھا اللہ سے دعا ہے کہ تمہارے یہ قدم کبھی بھی نہ ڈگمگائیں پیاری بہن رمشا تمہارے لیے۔

تو جہاں رہے وہاں پیار ہو
تیرے قدم پر بہار ہو
تیری آنکھوں میں کبھی نمی نہ ہو
کسی شے کی تجھ کو کمی نہ ہو
تجھے جو لگے وہ نظر نہ ہو
کسی دکھ کو تیری خبر نہ ہو
تیری راہ میں قوس قزح ہو
راضی تجھ سے رب کی رضا ہو
خوشی تیرے پاؤں کی دھول ہو
دعا یہ میری قبول ہو (آمین)

شازیہ آپی آپ کو بھی جنم دن بہت بہت مبارک ہو۔ میری اللہ پاک سے دعا ہے کہ آپ سدا ہنستی مسکراتی رہیں اینڈ آپ سے بات کرکے بہت اچھا لگا آپ کی سوچ بہت ہی منفرد ہے۔ (یو آر نائس پرسن) سحر تبسم رب آپ کے لبوں کا تبسم ہمیشہ قائم ودائم رکھے آپ نے اتنے پیار وچاہت کے ساتھ جواب دیا مجھے دلی مسرت ہوئی۔ ڈیئر سحر اگر آپ ہاتھ چھوڑنے والی نہیں تو جناب چھوڑنے والوں میں سے تو ہم بھی نہیں اور آپ کو کیوں مرنے کا شوق رہتا ہے۔ ڈیئر فرینڈ زندگی ایک ہی بار ملتی ہے کھل کر جیو اور آئندہ مرنے کی بات مت کرنا (اینڈ آج سے ہم فرینڈ) پروین افضل ملالہ اسلم کہاں گم ہیں گل مینا اینڈ حسینہ آپ کے لیے تو تلاش گمشدگی کا اشتہار لگوانا پڑے گا انجم انجم کوثر آنٹی ارم کمال نزہت جبین ضیاء وقاص عمر عائشہ پرویز دلکش مریم عنبر فاطمہ عنزہ یونس کسرا الماز شازیہ اختر شازی امیمہ احمد ارم صابرہ حنا ارشد شاہ زندگی اقرا جٹ نادیہ اینڈ تبسم بشیر کیلی رب نواز صباز کا انیلا طالب ربیعہ ہانی آپ سب کو بہت بہت دعا وسلام۔ مدیحہ نورین آپ واقعی دل میں رہتی ہو دعاؤں میں یاد رکھا بہت بہت شکریہ (بیسٹ آف لک)

عریشہ عبد عرشی...... کمن تلہ گنگ

پیاری کزنز اینڈ فرینڈز کے نام

السلام علیکم! کیسی ہیں سب امید ہے کہ ٹھیک نہ بھی ہو میں تو میرا پیغام دیکھ کر ٹھیک ہو جائیں گی ہاہاہاہا۔ پیارا امبر فاروق آپی مس یو سوچ تم تو بھول ہی گئی ہو کالج فرینڈز سندس اور نمرہ کیسی ہو تم لوگ نمرہ تم تو گمنامی میں ہی چلی گئی ہو کوئی پتا ہی نہیں ہائے۔ ستانی تم نے اسکول چھوڑ کر اچھا نہیں کیا بہت یاد آتی ہو۔ کزن ماریہ اقصیٰ زینب صبا سعدیہ فائزہ کیسی ہیں سب۔ ماریہ اقصیٰ آئی لو یو اینڈ مس یو سوچ۔ ماریہ تم بہت نائس ہو۔ اسکول ٹیچرز خنساء میم کرن فردا فاخرہ حفصہ احمل اریبہ توبی جویریہ سب کو میری طرف سے سلام اور ڈھیروں عید مبارک۔ توبی بے ہوش نہ ہو جانا اپنا نام دیکھ کر۔ جویریہ تم بہت کیوٹ ہو۔ ماریہ بلڈی میں تم لوگوں کو کیسے بھول سکتی ہوں میں بہت مس کرتی ہوں تم لوگوں کو نازی تمہارے شوہر اور اپنے پیارے بھائی کی صحت کے لیے ہمیشہ دعا گو ہوں۔ سمعیہ عائشہ اقرا ماہی عقیلہ سب کو میری طرف سے سلام اور ان کے لیے ڈھیروں دعائیں جنہوں نے مجھے توڑا میں پھر بھی ان کے لیے ہمیشہ دعا گو ہوں۔ اللہ ان کو ڈھیروں خوشیاں عطا کرے آمین۔

ربیعہ مشتاق...... فیروز وٹوان

بہنوں کے نام

السلام علیکم ڈیئر آنچل اسٹاف معزز قارئین اور اسپیشلی خاموش قارئین آپ کو احریں غزال یوسف زئی کی جانب سے چاہتوں محبتوں اور خلوص بھرا سلام کیسی ہیں ہما احمد آپی امید کرتی ہوں ٹھیک ہوں گی۔ سب سے پہلے میں اپنی چھوٹی بہن نورین کو مخاطب ہوں کہ اللہ تمہیں زندگی کے ہر موڑ پر خوشحالی و کامرانی سے نوازے اور اللہ تمہیں عقل سلیم سے نوازے اور ہدایت دے تاکہ تم سدھر جاؤ اس کے بعد بھانجے عکاشہ سعید اور نٹ کھٹ بھائی ولید شاہ کی 23 مارچ کو برتھ ڈے ہے۔ ان سب کو میری طرف سے سالگرہ بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ انہیں زندگی کے ہر میدان میں کامیاب کرے۔ مِنی مِنی ہیپی ریٹرنز آف دا ڈے۔ اس کے بعد میری بہن حوریہ کی بیسٹ فرینڈز عدن اور حرا کی برتھ ڈے ہے اللہ تم سب کو زندگی کے ہر امتحان میں کامیاب کریں اور عدن 20 اپریل کو تمہاری سالگرہ ہے حوریہ کہہ رہی ہے میری نیک تمنائیں اور دعائیں تمہارے ساتھ ہیں زندگی کے ہر مشکل موڑ پر تم نے ہمارا ساتھ دیا ہے اللہ تمہارے سارے دلی ارمان پورے کرے۔ جبکہ پھر 20 اپریل کو میرے بڑے بھائی سنجیدہ پروقار شخصیت کے مالک اپنی الگ پہچان رکھنے والے اور پاگل کی نگاہوں میں کھلتا ہے صوابی کے افق پر درخشاں ستارے کی مانند چمکتا انسان اور ایف ایم 94 ریڈیو دلبر صوابی کا مان آر جے جہانگیر علی 20 اپریل کو آپ کی برتھ ڈے ہے۔ یہ شعر آپ کے لیے۔

آپ جہاں بھی ہو وہاں پیار ہو
آپ کی ہر خوشی پہ بہار ہو
لگے جو آپ کو وہ نظر نہ ہو
خدا کرے کہ کسی دکھ کو آپ کی خبر نہ ہو

ہیپی برتھ ڈے ٹو گھری نور اینڈ مِنی مِنی مور اور پلیز بھائی جلدی آ جایئے ہمارے کسی میسج کا ریپلائی بھی نہیں کرتے پلیز کم بیک۔ وی مس یو سوچ حوریہ اور غزل کی جانب سے حسینہ ورشہ عدن آمنہ حرا نور صبا خنساء مصباح صلہ کلثوم زونیرہ سمیت سارے فرینڈز کو دعا سلام اور 24 اپریل کو میری سالگرہ ہے اس لیے میں خود کو ہیپی برتھ ڈے کہتی ہوں۔ ہاہاہاہا اور ویسے میں تمام آنچل کے ریگولر ریڈرز سے کہتی ہوں کیا آپ میں سے کوئی ایف ایم 105.6 واٹس آف ٹائم حسن ابدال اور 103.6 خوشاب کی ٹرانسمیشن سنتا ہے اگر سنتے ہیں تو مجھے ضرور بتایئے میں اگلے مہینے آپ سب کے جواب کا انتظار کروں گی۔ اللہ حافظ۔

احریں غزال عرف غزل یوسفزئی...... گاؤں کوٹھا ضلع صوابی

ہنستی کلیوں کے نام

السلام علیکم! ہاؤ آر یو دوستو! میں ہوں آپ کی نئی دوست پرنسز ارتج خان مدیحہ نورنا اقرا جٹ اقرا امتیاز سحر تبسم سحری نور چوہدری طیبہ خاور ثنا فرحان تبسم بشیر ثمیرا سوانی علشبہ نور کوثر خالدہ آنٹی گل مینا اینڈ حسینہ اور پیاری پروین افضل شاہین آنٹی آئی لائک یو۔ کیا آپ لوگ مجھ سے دوستی کریں گی۔ پلیز پلیز ضرور بتایئے گا اور کرن شہزادی مشی خان پرنسز انایا ثمیرا سوانی علشبہ نور (آئی لائک یو) آپ بھیر کنڈ میں کہاں رہتی ہیں۔ شاید کبھی ملاقات ہو جائے اور آنچل کی پریوں نام لوں یا...... چلو نام ہی لیتی ہوں۔ شانزہ پرویز افشاں سراج حفصہ یاسمین کنول علشبہ نور عائشہ ہالہ سلیم نوشابہ منت ایم سحر صبا شریف کیلی رب نواز سعدیہ حورعین حوری نوشین اقبال منزہ ہاشمی ہما بشیر نزہت جبین ضیاء انعم زہرہ فائزہ بھٹی آپ سب کیسی ہیں اور ہاں اگر کوئی مجھ سے دوستی کرنا چاہے تو موسٹ ویلکم میرے دل کے دروازے آپ کے لیے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔ اب اجازت چاہوں گی مجھے اپنی محفل میں جگہ ضرور دیجیے گا۔ زندگی رہی تو اگلے ماہ پھر حاضر ہوں گی۔ خدا حافظ۔

جویریہ سالک

توبہ کی وسعت و اہمیت

ترجمہ: "مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے، تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دے گا، اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔ اور جو توبہ کرتا ہے اور اچھے عمل کرتا ہے تو بیشک وہی اللہ کے سامنے سچی توبہ کرتا ہے۔" (سورۃ الفرقان آیت ۷۰،۷۱)

ان آیات میں توبہ اور اس کی افادیت کا بیان ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی ہے کہ توبہ کا دروازہ بھی کھلا ہے اور وہ توبہ قبول فرما کر گناہوں کو بخشنے والا بھی ہے۔ توبہ کے معنی متوجہ ہونا ہے۔ یہ لفظ اللہ اور بندے دونوں کے لیے آتا ہے۔ بندے کا متوجہ ہونا اللہ سے معافی مانگنا ہے اور اللہ کا متوجہ ہونا بندے پر نظر کرم اور رحمت فرمانا ہے۔ اکثر مذاہب میں توبہ کا تصور نہیں بلکہ مادی اور اخلاقی قوانین کو یکساں مانا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ طبعی قوانین اور اخلاقی قوانین کے اپنے اپنے نتائج ہوتے ہیں۔ دنیا میں طبعی قوانین کا لازماً اثر ہوتا ہے، لیکن اخلاقی قوانین کے لحاظ سے بہت سے لوگ پریشان ہیں۔ بہت ساری قوموں نے توبہ کا سرے سے انکار کردیا اور وہ اس بات کی قائل ہیں کہ غلط کام کا نتیجہ لازمی طور پر نکل کر رہے گا۔

دین اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے، لہٰذا یہ توبہ کے تصور کے ذریعے انسان کو سابقہ گناہوں پر بخشش کی امید دلا کر آئندہ کے لیے اصلاح پر تیار کرتا ہے۔ توبہ کی شرائط میں حقیقی ندامت یا افسوس کا ہونا، آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا، گناہ کو عملاً ترک کردینا اور کسی بندے کی ساتھ زیادتی کی صورت میں اس کا حق لوٹانا یا اس سے معاف کرانا شامل ہے۔ سچی توبہ کی افادیت یہ ہے کہ جب انسان کو اپنے گناہوں پر ندامت ہوتی ہے تو اس کے نامۂ اعمال سے نہ صرف گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، بلکہ ان کی جگہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

شرک سے اجتناب

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اس میں فرمایا۔

"لوگو! اس شرک سے بچتے رہو کہ یہ چیونٹی کے رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔"

ایک شخص جسے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ پوچھے اس نے سوال کیا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس سے کیسے بچیں جب کہ یہ چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "یہ پڑھا کرو۔"

ترجمہ: "اے اللہ! ہم آپ سے پناہ مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم جانتے ہیں اور آپ سے معافی مانگتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم نہیں جانتے۔"

نیکی کا ہر وہ کام شرکیہ ہے، جس کے کرنے سے انسان اللہ کے سوا کسی اور کی خوشنودی یا رضا چاہے۔ ریا بھی شرک ہے کہ انسان نیک کام کرتا ہے مگر دوسروں کو دکھانے کے لیے تاکہ وہ اسے متقی اور پرہیزگار سمجھیں مگر قیامت کے دن انسان کو صرف اس نیکی کا ثواب ملے گا جو اس نے محض اللہ کے لیے کی ہوگی۔ اسی لیے سب سے اعلیٰ صدقہ وہ ہے جو آدمی اس قدر خفیہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ اس نے دائیں ہاتھ سے کیا دیا ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ اعمال میں سے صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو اور اس سے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خوشنودی مقصود ہو۔"

آخرت میں حساب کے وقت لوگوں کے ڈھیروں نیک عمل ضائع سمجھے جائیں گے جو دوسرے انسانوں کو دکھاوے کے لیے کیے گئے ہوں گے۔ اسی لیے ریا کو بھی شرک کہا گیا ہے۔

حکمت کی باتیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بچوں کی یہ عادتیں بہت پسند ہیں۔

۱۔ وہ رو رو کر مانگتے ہیں اور اپنی بات منوا لیتے ہیں۔

۲۔ وہ مٹی میں کھیلتے ہیں، یعنی غرور و تکبر کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

۳۔ آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور پھر صلح کر لیتے ہیں یعنی دل میں بغض نہیں رکھتے۔

۴۔ مٹی کے گھر بناتے ہیں اور پھر گرا دیتے ہیں۔ یعنی بتاتے ہیں کہ یہ دنیا بقا نہیں بلکہ مقامِ فنا ہے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ ہمارے ادارے کی یہ کوشش رہی ہے کہ نوآموز مصنفین اور شاعرات کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اگر ذرا سی بھی گنجائش بنتی ہو تو انہیں ضرور موقع دیا جائے۔ "نیرنگ خیال" اسی سوچ کے تحت شروع کیا گیا تھا مگر انتہائی افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ حضرات تو حضرات، خواتین بھی معروف یا غیر معروف شعراء کا وہ کلام جو بہت زیادہ مشہور نہیں اپنے نام سے بھیج دیتی ہیں۔ دوسروں کی کاوش و محنت کو اپنے نام سے شائع کروانا اور پھر واہ واہ بٹورنا نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ ذہنی دیوالیہ پن کا بھی ثبوت ہے۔ ہماری اپنی تمام قارئین سے گزارش ہے کہ آئندہ وہ کسی بھی شاعر کا کلام یا کوئی واقعہ بھیجیں تو برائے مہربانی شاعر یا کتاب کا حوالہ ضرور لکھیں۔ چلیں سب اپنی ہنستی مسکراتی بزم کا رخ کرتے ہیں۔

فائزہ شاہ...... لانڈھی کراچی۔ چوبیس مئی کو آنچل ہاتھ میں آیا اور روزہ ہونے کے باوجود چھبیس تاریخ تک چاٹ ڈالا اور اب رات کے بارہ بجے خط میرا مطلب آئینہ دکھانے بیٹھی ہوں۔ ٹائٹل گرل کو دیکھا تو سچی قسم سے یہ شہلا آپی یا شمائل جی ہیں مگر پھر نام پڑھا تو سارا موڈ خراب ہوگیا (کیونکہ آپ جو نہیں تھیں) آہم ٹائٹل بہت خوب صورت تھا۔ پھر سرگوشیاں کو پڑھا، ماما آپی سعیدہ میں سو فیصد آپ سے متفق ہوں۔ پھر میں نے حمد و نعت اور دانش کدہ اور اس کے بعد شانزہ و شانو کو پڑھا (بڑی نٹ کھٹ ہے یہ شانو) ہاہاہا سب ہی بہت خوب صورتی سے اپنا زور قلم چلا رہے تھے۔ ماشاء اللہ۔ "میں پینڈو" گل نازآپی بہت خوب، اب میں بھی اپنی کزن کو (عروسہ کو) پینڈو کہوں گی ہاہاہا۔ "محبت کا چاند" سباس آپی دل لوٹ لیا۔ "واہ واہ آپی نزہت سلام ہے آپ کو اور صابرہ خاتون کے صابر رویے کو، ویلڈن۔ "ٹھوکر" طلعت آپی جب بھی آتی ہیں مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے۔ اللہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے آمین۔ "ہم ساہو تو" مونا شاہ آپ کو رائٹرز کی فہرست میں دیکھ کر میرا ہارٹ گارڈن گارڈن ہوگیا۔ ہی ہی ہی۔ ناولٹ "خوشی کے رنگ" کرن نعمان، بہت اعلیٰ، ناولٹ پڑھ کر میں گنگنانے لگی (دل طوطق طوطق طوطیہ ہوئے جمالو) ہاہاہا "تمہاری دید" سوپر ایکسی لینٹ۔ "عشق دی ماری" صائمہ آپی میرے لیے یہ آنچل کا پانچواں بیسٹ ناول ہے یہ دو ہزار سولہ سے لے کر اب تک کے دورانیے میں، سچی۔ اللہ زور قلم اور بڑھائے آمین۔ ماشاء اللہ کیا لکھتی ہیں آپ۔ "اکائی اور تیری زلف" اللہ تعالیٰ دونوں ناول کی رائٹرز کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ ان کی تعریف کے لیے الفاظ کم پڑ رہے ہیں۔ "بیاض دل اور نیرنگ خیال" سب ہی نے خوب اچھا لکھا، ایک کا نام لینا ناانصافی ہے۔ جب کہ "ڈش مقابلہ اور آپ کی صحت" امی نے پڑھا اور کہا بڑے کام کی شے ہے یہ، میں نہیں پڑھتی یہ کالم (سوری) پڑھوں گی پر بڑا تو ہونے دیں۔ "دوست کا پیغام" میں خوشی ہوئی اپنا خط دیکھ کر جس نے یاد کیا شکریہ۔ "یادگار لمحے اور حنا کے رنگ" بہت خوب صورت تھے۔ "آئینہ" میں اپنا عکس دیکھ کر "یاہو" کا نعرہ لگایا اور بے ساختہ ناچنے لگی۔ اس گانے پر جی (کیونکہ تم ہی ہو اب تم ہی ہو عاشقی) ہاہاہا۔ بھئی پتا تھا کہ رمضان ہے پر جذبات کیسے قابو کریں اور پھر آخر میں ہم نے "ہم سے پوچھیے اور در جواب آں" پڑھا، بھئی دونوں ہی زبردست تھے یہ عکس کافی طویل ہو رہا ہے۔ اس لیے اجازت شہلا آپی اپنا خیال رکھنا اور آنچل کا بھی۔

☆ پیاری فائزہ! سالگرہ مبارک ہو۔ ناچنے کی وضاحت نہ کریں۔ اس عمر میں سب کے ایسے ہی جذبات ہوتے ہیں اور ماڈل ہم یا شمائل؟ توبہ کریں جی...... ہم دونوں تو اتنے "بی با" بچے ہیں اور ماڈل تو......

تبسم بشیر حسین...... ڈنگہ۔ پیاری سی شہلی کو ایک عدد جپھی اور درجنوں میٹھی پپی کے ساتھ سلام! اب ایک بات بتائیں کہ یہ آنچل اتنی دیر سے کیوں آتا ہے؟ پورا مہینہ بے قراری سے کٹتا ہے کہ کب پیارے آنچل کا دیدار ہو، اس دفعہ بھی تین چکروں کے بعد ملا۔ ٹائٹل پر اسمارٹ سی ڈولی اچھی لگ رہی تھیں۔ (سرگوشیاں) سعیدہ آپا کا لفظ لفظ سچ تھا۔ (حمد اور نعت) دونوں بہت خوب صورت تھیں۔ (در جواب آں) میں رفاقت آپا کو کتاب کی مبارک ہو۔ فرح طاہر کے والد کا افسوس ہوا۔ صبا آپ کے والدین کو عمرہ مبارک ہو۔ نجم انجم بیسٹ مدر کا ایوارڈ مبارک ہو۔ فریدہ فرید اللہ آپ کو جلد صحت یاب کریں (آمین) سمیرا ایاز جلدی سے ایک اچھی سی کہانی لکھ ڈالیں۔ ربنا اتنا ویری نائس۔ (ہمارا آنچل) شانو ڈارلنگ ایسا لگ رہا تھا جیسے تم سامنے بیٹھ کر محو گفتگو ہو ویری نائس۔ سلسلہ وار ناول "تیری زلف" میرا موسٹ فیورٹ ہے۔ "اکائی" دھیرے دھیرے ٹھیک ہو ہی جائے گی۔ "تمہاری دید ہی میری عید" بہت سویٹ اسٹوری تھی۔ "میں جھلی" صائمہ قریشی اب پڑھنے میں مزہ آنے لگا ہے۔ "خوشی کے رنگ" کرن نعمان کافی وقت کے بعد نظر آئیں، کہانی اچھی تھی۔ افسانے اس دفعہ کافی لمبے لمبے تھے۔ سب رائٹرز نے اچھا لکھا۔ خاص کر سباس گل اور مونا شاہ نے اچھا لکھا۔ مستقل سلسلے سے "بیاض دل" میں نادیہ بتول، ہالہ سلیم، حیا الظفر، اریبہ منہاج، ارم صابر، روبی کامران،

ہم سے پوچھئے

شمائلہ کاشف

نجم انجم اعوان...... کراچی

س: آپ کیا سوچتی تھیں کہ نجم انجم سے جان چھوٹ گئی۔ یہ آپ کی خوش فہمی ہے لوآ گئی دوبارہ۔

ج: تم سو بار آؤ۔

س: اب یہ تو بتادیں کہ پاکستان کے حالات کب بدلیں گے سنا ہے کہ نیا وزیر اعظم آپ کا رشتہ دار ہے؟

ج: میں نے ابھی پیری مریدی کا سلسلہ شروع نہیں کیا۔

س: میں تو ہوں بے وقوف جو بے تکے سوال کرتی ہوں مگر آپ عقل مند ہوتے ہوئے بے تکے سوالات کا جواب کیوں دیتی ہو۔

ج: پہلی دفعہ کسی خاتون نے اپنے بارے میں سچ بولا ہے اور دوسری کے بارے میں بھی۔

س: اتنے عرصے میں نہیں آئی کیا میری کمی محسوس کی یا یہ سوچا کہ چلو جان چھوٹی سچ بتانا؟

ج: سچ بولوں گی تو مزید موٹی ہو جاؤں گی اس لیے جھوٹ پر گزارہ کرو نہیں۔

مدیحہ نورین مہک...... کراچی

س: کڑاہی گوشت کیا دیگچی میں بن جاتا ہے؟

ج: کڑاہی گوشت بنتا ہے، لو میں بھی پکتا ہے۔

س: کسی کو الو بنانے کے لیے پریشر کوکر ضروری ہے کیا؟

ج: نہیں...... فریزر کی ضرورت ہوتی ہے احمق۔

س: کالے بندے کے دانت اتنے چمکدار کیوں ہوتے ہیں؟

ج: تمہارے ہیں تو تم ہی بتاؤ۔

س: کیا ساون کے علاوہ محبت نہیں برسائی جاتی؟

ج: وہ برس کے نالیوں میں بہہ جائے گی۔

س: آگ میں برف ڈالیں تو آگ بجھ جاتی ہے کیا؟

ج: نہیں بے وقوف برف پگھل جائے گی، منگنی میں یہ حال ہے۔

س: کیا دل کے کان ہوتے ہیں ہماری باتیں سننے کے لیے؟

ج: ہاں۔ اس کے بعد وہ اپنے محبوب دماغ کو سناتا ہے اور وہ کھول جاتا ہے۔

س: انسان کیچڑ میں پھسل کیوں جاتا ہے؟

ج: کیونکہ اس میں کنول کا پھول ہوتا ہے۔

س: کھانے کی چیز تب ہی کیوں مزے کی لگتی ہے جب ختم ہونے والی ہو؟

ج: مجھے تو اس وقت مزے کی لگتی ہے جب سامنے والا ندیدی نظروں سے دیکھ رہا ہو، جیسے اس وقت تم مجھے آئس کریم کھاتا دیکھ رہی ہو۔

س: گوری بلی رستہ کاٹے تو کیا ہوتا ہے؟

ج: منگنی ہوتی ہے مبارک ہو۔

پرنسز اریج خان...... بھیر کنڈ

س: اگر آپ اونٹ کی طرح ہوتیں تو...... میں ہمیشہ آپ پر سواری کرتی۔

ج: اور میں ہمیشہ تمہیں سواری سے پہلے ہی نیچے گرادیتی۔

س: دنیا میں سب سے زیادہ سبزی میں آلو کھائے جاتے ہیں اور پھل؟

ج: صبر کا۔

س: آپی جی یہ بتائیں بجلی کا جھٹکا وولٹیج کے باعث لگتا ہے یا کرنٹ کی وجہ سے۔

ج: بل کی وجہ سے۔

س: اف اتنا میک اپ اور اتنی گرمی میں دماغ تو نہیں خراب ہو گیا آپ کا۔

ج: میرا تو ٹھیک ہے تم آئینہ کے سامنے سے ہٹ جاؤ بس۔

س: آپی دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ کیا ہے؟

ج: تم اسمارٹ اور خوب صورت ہو۔

رم آصف...... بستی دیوان والا خانگڑھ

س: آپی آخرکار ہم تشریف لے ہی آئے۔

ج: ایسے کہہ رہی ہو جیسے ڈالر لائی ہو۔

س: آپی عقل گھاس چرنے کیسے جاتی ہے؟

ج: چنگ چی پر۔

س: بہو اور ساس کی کیوں نہیں بنتی؟

ج: کیونکہ بیچ میں ایک مرد ہوتا ہے۔ اسے ہٹا دو دونوں پکی سہیلیاں بن جائیں گی۔

آپ کی صحت

ہومیوڈاکٹر شائستہ سرفراز

رمشا زیدی، جہلم سے لکھتی ہیں کہ میرے بیٹے کی عمر 12 سال ہے لیکن ذہنی طور پر کمزور ہے۔ جو پڑھتا ہے بھول جاتا ہے۔ اسکول میں سب بچوں سے پیچھے ہے جس کی وجہ سے خوداعتمادی کی بھی کمی ہے اور سب سے بے زار بھی رہتا ہے۔ امتحانوں کے دنوں میں بہت محنت کرتا ہے لیکن خوف کی وجہ سے سب بھول جاتا ہے اور رزلٹ خراب ہوجاتا ہے۔ برائے مہربانی میرے مسئلے کا حل بتائیں میں بہت پریشان ہوں۔

محترمہ آپ اپنے بیٹے کو ANACORDIUM 30 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں دن میں تین دفعہ پلائیں۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ نرم اور دوستانہ رویہ اختیار کریں اور محنت کرنے پر حوصلہ افزائی کریں۔

رانی، ساہیوال سے لکھتی ہیں کہ میرا بیٹا 5 سال کا ہے۔ ہر وقت بے چین اور چڑچڑا رہتا ہے۔ کھانا بھی نہیں کھاتا بہت زیادہ ضد کرتا ہے۔ قبض کی بھی شکایت رہتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ میں بھی درد رہتا ہے۔ بہت کمزور ہوگیا ہے۔ کوئی ایسی دوا بتائیں کہ میرا بیٹا مکمل طور پر صحت یاب ہوجائے۔

محترمہ آپ اپنے بچے کو CHAMONILLA 30 کے پانچ قطرے دن میں تین مرتبہ آدھا کپ پانی میں پلائیں، ان شاء اللہ جلد بہتری آئے گی۔

لائبہ وسیم ضلع قصور سے لکھتی ہیں کہ انہیں لیکوریا کا مسئلہ ہے اور ان کے بال بھی بہت کمزور اور روکھے ہیں۔ تیزی سے جھڑ رہے ہیں۔

محترمہ آپ پہلے مسئلے کے لیے PULSATILLA 30 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں دن میں تین بار پئیں اور اپنے بالوں کے لیے ہمارے کلینک سے APHRODITE HAIR GROWER منگوالیں۔

ثناء شیخ حیدرآباد سے لکھتی ہیں کہ میری بیٹی ڈھائی سال کی ہے۔ سارا دن کچھ نہیں کھاتی صرف فیڈر پیتی ہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہوگئی ہے۔ ہاضمہ بھی خراب رہتا ہے۔ اکثر کھڑے کھڑے گرجاتی ہے۔ بہت چڑچڑی بھی ہوگئی ہے کوئی مناسب دوا بتائیں۔

محترمہ آپ اپنی بیٹی کو CHINA 30 کے پانچ قطرے دن میں تین بار فیڈر دینے سے پہلے پلائیں اور ARNICA 30 کے پانچ قطرے فیڈر پلانے کے بعد پلائیں۔ امید ہے جلد بہتری آئے گی۔

بنت اصغر گوجرہ سے لکھتی ہیں کہ میری عمر تیئس سال ہے اور میرا پیٹ اور کولہے بہت بڑے ہیں۔ پیٹ تو اب لٹکنا شروع ہوگیا ہے۔ میں بہت پریشان ہوں، ہر طرح کا پرہیز کرلیا ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ عنقریب میری شادی ہونے والی ہے۔ برائے مہربانی کوئی ایسی دوا تجویز کریں جس کا کوئی نقصان نہ ہو۔ دوسرا مسئلہ میری آنکھوں کا ہے۔ میری پلکیں بہت چھوٹی ہیں اور جو ہیں وہ بھی جھڑی رہتی ہیں اور پلکوں کی جڑوں میں خشکی اور گندگی رہتی ہے۔ کوئی ایسی دوا بتادیں کہ میرے مسائل حل ہوجائیں میں بہت پریشان ہوں اللہ آپ کو جزا دے۔

محترمہ آپ اپنے پہلے مسئلے کے لیے PHYTOLACA Q کے دس قطرے ہر پندرہ دن بعد لیں اور دوسرے مسئلے کے لیے BRYUNIA 30 کے پانچ قطرے دن میں تین مرتبہ لیں اور کلینک سے HAIR GROWER منگوالیں۔ ساتھ استعمال کے لیے۔

عمران شفیع کھوڑہ سے لکھتے ہیں کہ انہیں پٹھوں کی شدید کمزوری ہے نیز معدہ کی دوا بھی تجویز فرمائیں۔

محترم آپ پٹھوں کی کمزوری کے لیے FERUM MET 30 دن میں تین مرتبہ لیں اور معدے کے لیے NUXVOTNICA 30 پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں دن میں تین مرتبہ لیں۔

ن ل لکھتی ہیں کہ میرا مسئلہ شائع کیے بغیر دوا تجویز کردیں آپ کی مہربانی ہوگی۔

محترمہ آپ CHIMAPHILLIA 30 دن میں تین مرتبہ لیں۔ دوا کلینک سے بھی مل جائے گی۔

سائرہ نسیم ٹنڈوالہ یار سے لکھتی ہیں کہ میں جب کوئی کتاب وغیرہ پڑھتی ہوں تو زیادہ دیر تک پڑھا نہیں جاتا، آنکھوں پر بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔

محترمہ آپ RUTA 30 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں ڈال کر دن میں تین مرتبہ روزانہ پئیں، ان شاء اللہ